101567- عضو تناسل بڑا کرنے کے لیے دوائی یا آلہ استعمال کرنا

سوال

میں یہ سوال کرتے ہوئے بہت حرج محسوس کر رہی ہوں، لیکن شرع میں کوئی شرم نہیں، دین پر عمل پیرا اور اللہ کا خوف رکھنے والی ایک شادی شدہ مسلمان جس کی اولاد بھی ہے کا کہنا ہے کہ :

وہ بعض اوقات اپنے خاوند کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کرتے ہوئے مکمل طور پر اطمنان محسوس نہیں کرتی، کیونکہ خاوند کا عضو تناسل چھوٹا ہے.

اس بہن نے مجھ سے دریافت کیا ہے کہ اگر میرے پاس اس کے سوال کا جواب ہے تو بتائے، سوال درج ذیل ہے :

کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے خاوند سے مطالبہ کرے کہ وہ عضو تناسل بڑا کرنے والی ادویات یا پھر آلہ استعمال کرے، جیسا کہ آج کل میڈیکل سٹوروں اور انٹر نیٹ پر اعلانات پائے جاتے ہیں.

یا پھر خاوند اپنے عضو تناسل پر مصنوعی عضو چڑھالے تا کہ پہلے تو میں مکمل استمتاع حاصل کر سکوں، اور پھر اس کے بغیر وہ بھی استمتاع کرے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

پہلی بات تو یہ ہے کہ مسؤلہ خاوند کے لیے ڈاکٹر حضرات سے مشورہ کرنے میں کوئی حرج نہیں تا کہ وہ اس کے لیے کوئی دوائی تجویز کر سکیں جو عضو تناسل کو بڑا کرے لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اگر ایسا کرنے میں کوئی ضرر اور نقصان نہ ہو.

اسی طرح عضو تناسل پر کوئی ایسی چیز چڑھانے میں بھی کوئی حرج نہیں مثلا کنڈوم وغیرہ جبکہ ایسا کرنے میں بیوی کے لیے زیادہ لطف اندوزی کا باعث ہوتا ہو، کیونکہ اس میں اصل اباحت ہے، اور خاوند سے مطلوب یہی ہے کہ وہ بیوی سے حسن معاشرت کرے، اور اس حسن معاشرت میں اپنی بیوی کی عفت و عصمت کو محفوظ کرنا اور اس کی خواہش و رغبت پوری کرنا اور اس میں حائل مانع کو دور کرنا بھی شامل ہے.

دوم :

آپ کا یہ کہنا کہ : شرع میں کوئی شرم نہیں، ایسا نہیں کہنا چاہیے بلکہ آپ کے لیے یہ کہنا بہتر اور افضل تھا کہ : یقینا اللہ سبحانہ و تعالی حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اپنے بعض جوابات میں کہتے ہیں :

"آپ کا یہ کہنا کہ : "شرع میں کوئی شرم نہیں" اس سے یہ کہنا بہتر تھا کہ : یقینا اللہ تعالی حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا، جیسا کہ ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کیا تھا :

"اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! یقینا اللہ تعالی حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا، کیا جب عورت کو احتلام آئے تو اس پر بھی غسل ہے ؟ "

لیکن یہ کہ : "شرع میں کوئی شرم نہیں" اس کلمہ سے فاسد معنی بھی لیا جا سکتا ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمان ہے :

"شرم وحیاء ایمان کا حصہ ہے"

اس لیے دین میں شرم وحیاء ایمان کا حصہ ہے، لیکن قائل یعنی "شرع میں کوئی شرم نہیں "کہنے والے کی غرض اوراس سے مقصد یہ ہے کہ: دین کے مسئلہ میں کوئی شرم وحیاء نہیں یعنی: آپ کسی ایسے مسئلہ کے بارہ میں دریافت کریں جس سے شرمایا اور حیا کی جاتی ہے.

اس لیے اگر سائل کا مقصد یہ ہو تو اس کلمہ کی بجائے "یقینا اللہ تعالی حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا "کہنا زیادہ بہتر اور افضل ہے"

اللقاء الشہری (25/37).

واللہ اعلم.